www.ahlulathar.net
أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم
(امام محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله)

جس نے غلطی سے غروبِ آفتاب سے پہلے افطار کر لیا وہ کیا کرے؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

اگر ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی انسان طلوعِ فجر کے بعد اس گمان سے کھالیتا ہے کہ ابھی فجر طلوع نہیں ہوا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے، تو آپ کی کیا رائے ہے جس نے کھالیا اس گمان سے کہ سورج غروب ہو چکا ہے اور مؤذن نے وقت سے پہلے آذان دے دی گمان کرتے ہوئے کہ مغرب کا وقت داخل ہو چکا ہے اور اس نے کھا بھی لیا پھر یہ واضح ہو گیا کہ مغرب کا وقت ابھی داخل نہیں ہوا تھا۔ تو کیا ہم کہیں گے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب: نہیں۔ ہم کہیں گے کہ اس کا روزہ صحیح ہے۔ چونکہ پوچھنے والا (وقت کے معاملے میں) جاہل تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے، اور چونکہ اس مسئلے میں نص سے بھی یہ بات ثابت ہے جیسا کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بدلی والے دن افطار کر لیا پھر سورج ظاہر ہو گیا[1] اور ہمیں روزے قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(مصدر: سلسلة لقاء الباب المفتوح: مجلس نمبر ۲۲۲)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

---

[1] ایسا شخص جس نے یہ سمجھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے مگر جب اس نے افطار کر لیا تو یہ ظاہر ہو گیا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو کیا وہ اس دن کی قضاء کرے گا یا اس کا روزہ صحیح ہے؟ اس میں جمہور علماء کے نزدیک اس پر قضاء واجب ہے مگر دوسری رائے یہ ہے کہ اس پر روزہ واجب نہیں بشرطیکہ اس میں لاپرواہی نہ کی گئی ہو۔ اور اس کی دلیل اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ اس سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا ہوا تو یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک ضرور پہنچی ہو گی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے روزے کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا۔